



Cambridge IGCSE™

URDU AS A SECOND LANGUAGE

0539/02

Paper 2 Listening Comprehension

May/June 2020

TRANSCRIPT

Approximately 45 minutes

This document has **8** pages. Blank pages are indicated.

Cambridge Assessment International Education
Cambridge IGCSE
June 2020 Examination in Urdu as a Second Language.
Paper 2, Listening Comprehension.

Turn over now.

[pause 5 seconds]

مشق نمبر: Exercise 1

سوال نمبر: 1 سے 6 تک کے لیے آپ چھ مختلف حصے سنیں گے۔ ہر سوال کا جواب دی گئی لائن پر تحریر کریں۔ آپ کا جواب مختصر ہونا چاہیے۔
آپ ہر حصے کو دوبار سنیں گے۔

[Pause 5 seconds]

[Signal]

[Pause 3 seconds]

1- صوفیہ کس دن ملتان آنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

اختر: السلام 'علیکم صوفیہ!

صوفیہ: وعلیکم السلام اختر۔ شادی کا دعوت نامہ بھیجنے کا بہت شکریہ۔

اختر: مجھے خوشی ہے کہ آپ کو دعوت نامہ مل گیا ہے۔ تو پھر آپ لوگ، ملتان کب تشریف لا رہے ہیں؟

آپ کو تو ایک ہفتہ پہلے آنا ہو گا۔

صوفیہ: ہاں ارادہ تو یہی تھا، لیکن میں معذرت چاہوں گی۔ بچوں کے امتحانوں کی وجہ سے اب ہم جمعے کو ہی آسکیں گے۔

اختر: ٹھیک ہے! ہمیں آپ کا انتظار رہے گا۔

[Pause 10 seconds]

2 - علی کو اپنی پسندیدہ سیٹ لینے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟

کلرک: جی فرمائیے، میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟

علی: میں 14 جولائی کو لاہور سے کراچی بذریعہ پی آئی اے سفر کر رہا ہوں اور مجھے کھڑکی کے ساتھ والی سیٹ چاہیے۔

کلرک: معاف کیجئے گا، اب ہمارے پاس صرف فرسٹ کلاس میں ہی ایسی سیٹیں موجود ہیں۔ جس کے لیے آپ کو اضافی رقم دینا ہو گی۔

علی: آپ کا بہت شکریہ۔

[Pause 10 seconds]

3 - لوگ کیا کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں؟

اب آپ موسم کا حال سنیے۔

سیالکوٹ شہر اور اس کے ارد گرد کے تمام علاقوں میں تین روز سے موسلا دھار بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مقامی نالے میں پانی کی سطح بلند ہو جانے سے کئی جگہوں پر بند ٹوٹنے کا امکان ہے۔ اس وقت تقریباً 40 گاؤں سیلاب کی زد میں ہیں۔ لوگ پریشانی کا شکار ہو کر اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ تاہم حکومت کی طرف سے اعلانات کے ذریعے اس بات کی یقین دہانی کرائی جا رہی ہے کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔

[Pause 10 seconds]

4 - گاہک کو آج ہی رقم کیوں بدلوانی چاہیے؟

بینک کلرک: السلام علیکم۔ جی فرمائیے!

گاہک: وعلیکم السلام! مجھے امریکہ جانے کے لیے روپے کے بدلے میں ڈالر چاہئیں۔ کیا آپ مجھے آج کا ریٹ بتا سکتے ہیں؟

بینک کلرک: جی آج 110 روپے کا ایک ڈالر ہے۔

گاہک: جی شکریہ میں پھر کسی دن رقم بدلنے آؤں گی۔

بینک کلرک: شاید آپ کو معلوم نہ ہو ڈالر کی قیمت مسلسل بڑھ رہی ہے بہتر ہے آپ آج ہی رقم بدل لیں تاکہ آپ کو زیادہ پیسے ملیں۔

گاہک: جی بہتر! آپ کے مشورے کے لیے شکریہ۔

[Pause 10 seconds]

5 - کراچی سے چاہ بہار تک کے سفر میں کیا بہتری آئے گی؟

ایران جانے والے مسافروں کے لیے خوشخبری

ایران نے کراچی سے چاہ بہار تک بحری جہاز چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سفر کی خاص بات یہ ہو گی کہ مسافروں کو کئی دنوں کی بجائے اب چند گھنٹوں کا ہی سفر کرنا پڑے گا۔ اس سفر کا آغاز اگلے سال جون میں ہو گا اور پہلے 20 مسافروں کے لیے خاص رعایت کا اعلان اپریل میں کیا جائے گا۔ چاہ بہار کی بندرگاہ کھل جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات میں خوشگوار تبدیلی آنے کا بھی امکان ہے۔

[Pause 10 seconds]

6 - بیٹے کا نئے جوتوں کی شکل کے بارے میں کیا خیال ہے؟

بیٹا: امی! آپ نے میرے لیے جو نئے جوتے خریدے ہیں وہ مجھے بالکل پسند نہیں۔

امی: بیٹا! آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آپ کے پرانے جوتے تنگ ہو گئے ہیں۔

بیٹا: جی ہاں! یہ بات تو ٹھیک ہے مگر مجھے اپنی پسند کے جوتے خریدنے تھے۔

امی: بیٹا! یہ جوتے خالص چمڑے کے ہیں، اور بہت آرام دہ بھی۔

بیٹا: مگر امی! ان کی شکل دیکھی ہے آپ نے؟ کتنی بھدی ہے۔ میں یہ جوتے ہرگز نہیں پہنوں گا۔

امی: بیٹا! جوتے کی شکل نہیں اس کی خاصیت دیکھی جاتی ہے اور یہ چلنے کے لیے نہایت موزوں ہیں۔
بیٹا: اچھا امی! جیسے آپ کی مرضی۔

[Pause 10 seconds]
[Repeat from 1 to 6]
[Pause 10 seconds]

That is the end of exercise 1. In a moment you will hear exercise 2. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر ایک ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 2 سنیں گے۔ اب پرچے میں دیے گئے مشق نمبر دو کے سوالات پڑھیے۔
Exercise 2

[Pause 30 seconds]

مشق نمبر: 2

سوال نمبر: 7

ایک کامیاب تاجر اخباری نمائندے کو انٹرویو دے رہے ہیں۔ اس انٹرویو کو سن کر درج ذیل تفصیل مکمل کریں۔
آپ اس انٹرویو کو دو بار سنیں گے۔

[Pause 5 seconds]
[Signal]
[Pause 3 seconds]

7 - کامیاب تاجر کا انٹرویو

صحافی: شاہ صاحب آپ کے مداح آپ کے بارے میں بہت کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے بزرگوں سے تو سن رکھا ہوگا کہ آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے گھرانے نے کیسی رسومات ادا کیں اور آپ کا نام کیسے رکھا گیا؟

شاہ صاحب: یہ تو دستورِ زمانہ ہے کہ والدین اپنی اولاد کی پیدائش پر اپنے خاندانی رسم و رواج کے مطابق خوشیاں مناتے ہیں۔ ہماری پیدائش پر بھی دل کھول کر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ خاندانی رسم کے مطابق ہمارے دادا نے ہمارا نام جماعت علی رکھا اور خاندانی نام ساتھ لگنے سے مجھ ناپجیز کا پورا نام جماعت علی شاہ ہوا۔ آپ اسے حیرت کی بات سمجھیں کہ ہم نے اپنے نام کی لاج نہ رکھی اور باقاعدہ طور پر کوئی جماعت پاس نہ کر سکے۔

صحافی: اچھا تو یہ بتائیں کہ ایسا کیونکر ہوا؟ کیا آپ کو اسکول جانے کا موقع نہیں دیا گیا تھا؟

شاہ صاحب: جی! اسکول تو ہم کئی برس تک جاتے رہے مگر پڑھائی میں دل نہ لگانے کی وجہ سے اچھی طرح لکھنے پڑھنے کے قابل نہ ہو سکے۔ میری اور میرے ہم خیال دوستوں کی توجہ زیادہ تر شرارتوں کی طرف لگی رہتی۔ کبھی کبھار ہم اسکول سے غائب ہو جاتے اور قریبی مالٹے اور امرود کے باغ میں جا کر کھیلتے رہتے۔ باغ میں ہم اس وقت پہنچتے جب مالی دھوپ کی شدت سے بچنے کی خاطر اپنی جھونپڑی میں آرام کر رہا ہوتا۔ چھٹی کے وقت ہم گھر پہنچتے تو والدین صدقہ واری جاتے کہ بچہ تھکا ہارا اسکول سے آیا ہے۔
صحافی: کیا ایسا کرتے ہوئے کبھی پکڑے بھی گئے اور ڈانٹ ڈپٹ بھی سننی پڑی؟

شاہ صاحب: جی ہاں، اکثر شرارتیں کرتے پکڑے جاتے اور اساتذہ خوب ڈانٹتے، اور کبھی بے قصور ہوتے ہوئے بھی شامت ہماری ہی آتی۔ اساتذہ نے بھی والد صاحب سے کبھی کھلے انداز میں شکایت نہیں کی تھی، بلکہ اگر دبے لفظوں میں ذکر بھی کرتے تو بھی خوب ڈانٹ پڑتی۔ ہم اچھے بچوں کی طرح خاموشی سے اُف کیے بغیر سب کچھ برداشت کر لیتے۔ ایک دفعہ تو ہم رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ اس دن کچھ ایسی شرارت سوچھی کہ ہم نے باغ میں پہنچتے ہی منصوبہ بنایا کہ آج درختوں پر چڑھ کر مالٹے توڑے جائیں۔ بد قسمتی سے مالی کی آنکھ کھل گئی۔ ہم بھاگ نہ سکے اور پکڑے گئے۔ اس نے مالٹے بھی رکھوا لیے اور ہم سب کے والدین کو بھی بتادیا۔ سب کے والدین نے سزا کے طور پر ہمارے اکٹھے باہر جانے پر پابندی لگا دی اور اُس دن سے ہمارا اسکول جانا بھی بند کر دیا گیا۔

صحافی: آپ تجارت کی طرف کیسے آئے؟

شاہ صاحب: والد صاحب نے ہمیں اپنے ایک دوست کی ورکشاپ پہ کام سیکھنے کے لیے بٹھا دیا۔ ہم نے بھی وہاں خوب دل لگا کر کام سیکھا اور پھر اپنی ورکشاپ کھول لی۔ یوں اُن پڑھ ہونے کے باوجود محنت کرنے سے ہمارا کاروبار چمکنے لگا۔ میری شادی اپنے ہی خاندان کی ایک پڑھی لکھی لڑکی سے کر دی گئی جو کہ اُستانی بھی تھی۔ اس وقت ایسی شادیاں بے جوڑ نہیں سمجھی جاتی تھیں۔ رشتے کا انتخاب کرتے وقت صرف خاندان کا اچھا ہونا لازمی سمجھا جاتا تھا۔ میری بیوی نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور میرے کاروبار کا حساب کتاب بھی وہ خود رکھتی تھیں۔ بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ میری کامیابی میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔ میں جو اسکول سے بھاگتا تھا اب میرا واسطہ ساری عمر کے لیے ایک اُستانی سے پڑ گیا۔ لیکن میری بیوی نے مجھے یہ احساس کبھی نہیں ہونے دیا کہ میں ایک اُن پڑھ آدمی ہوں اور وہ اسکول کی پرنسپل ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ بڑے حوصلے سے میری رہنمائی کی ہے۔

صحافی: آپ آج کی نوجوان نسل کو کیا پیغام دیں گے؟

شاہ صاحب: میرا پیغام یہی ہے کہ تعلیم ضرور حاصل کریں۔ انسان کسی نہ کسی طرح پیسہ تو کما ہی لیتا ہے مگر زندگی کا اصل حُسن علم حاصل کرنے میں ہی ہے۔

صحافی: آپ کے ساتھ یہ ملاقات اور گفتگو بہت دلچسپ رہی۔ آپ کے وقت کا شکریہ۔

شاہ صاحب: آپ کا بھی شکریہ۔

[Pause 30 seconds]

اب آپ یہ انٹرویو دوبارہ سنیے۔

[Pause 30 seconds]

[Repeat from Exercise 2]

[Pause 30 seconds]

That is the end of exercise 2. In a moment you will hear exercise 3. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر 2 ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 3 سنیں گے۔ اب پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 3 کے سوالات پڑھیے۔

[Pause 30 seconds]

مشق نمبر: 3

سوال نمبر: 8 تا 13

چائے کے بارے میں ایک لیکچر سنیے اور درج ذیل جملوں کو پڑھ کر متن کی روشنی میں غلط الفاظ کی جگہ درست الفاظ لکھیں۔
آپ یہ معلومات دوبار سُنیں گے۔

[Pause 5 seconds]

[Signal]

[Pause 3 seconds]

آج کل چائے اکثریت کا پسندیدہ اور کم قیمت مشروب ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہو جہاں چائے پینے کا رواج نہ ہو۔ کئی لوگ تو اس کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ ان کا چائے کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا اور وہ اسے دن میں کئی بار پیتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ اسے پینے کے شوقین تو ضرور ہیں مگر خوش قسمتی سے وہ اس کے عادی ہرگز نہیں۔ چائے دنیا بھر میں مختلف انداز میں پی جاتی ہے۔ کہیں تھوے کی صورت میں اور کہیں دودھ ملا کر مختلف طریقے سے تیار کی جاتی ہے۔ کبھی میٹھی، کبھی پھکی اور کبھی مکھن چائے پی جاتی ہے۔

چائے کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ اس کی دریافت کی کہانی بھی بہت دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چین کے بادشاہ کے لیے کھلی جگہ پر پانی ابلا جا رہا تھا کہ قریبی درخت سے پتے اڑ کر پانی میں گر گئے۔ بادشاہ نے جب اس مشروب کو چکھتا تو اس کی خوشبو اور ذائقہ اسے بہت پسند آیا۔ رفتہ رفتہ شاہی خاندان میں چائے کی مقبولیت بڑھنے لگی اور پھر یہ چین کا قومی مشروب کہلایا جانے لگا۔ چین سے چائے مذہبی جماعتوں کے ذریعے جاپان تک پہنچی۔ اس کے بعد ایک لاطینی سیاح نے اسے یورپ میں متعارف کروایا۔ ہندوستان میں چائے کی تجارت برطانوی راج کے دوران ایسٹ انڈیا کمپنی نے شروع کی۔ ابتدا میں چین کی چائے کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ایک شخص کو چائے کے بارے میں مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے چین بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ نہ صرف چائے اگانے کے راز بلکہ عمدہ قسم کے بیج بھی لایا۔ اس نے ہندوستان میں واپس آ کر دارجلنگ اور آسام میں ایسی ہی چائے کی پیداوار شروع کر دی۔

برطانیہ میں چائے 1657 میں سب سے پہلے ٹامس گاروے نے جو لندن میں کوئی اور تمباکو کا کاروبار کرتا تھا، اپنے کوئی ہاؤس میں بیچی۔ سرکاری طور پر چائے کی تجارت سات سال بعد شروع کی گئی۔ ابتدا میں چائے ا میر لوگوں میں مقبول ہوئی اور بعد میں اس نے عام آدمی کا مشروب بننے میں کامیابی حاصل کی۔

پانی کے علاوہ چائے دنیا کا مقبول ترین مشروب ہے۔ پہلے پہل یہ کھلی پتی کی شکل میں مارکیٹ میں بکتی رہی آج کل یہ کاغذی یا ریشمی تھیلیوں میں مختلف پھلوں کے ذائقے کے ساتھ بھی ملتی ہے۔ اسے گرم یا سرد حالت میں پیا جاتا ہے اور آج کل تو اس میں برف کا استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔ اس کی مقبول ترین صورت، سبز، کشمیری اور مصالے والی چائے ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چائے سکون بخش مشروب ہے اس لیے وہ اپنی تھکن اتارنے کے لیے دن میں کئی کپ چائے پی جاتے ہیں۔ اکثر لوگ بیدار رہنے کے لیے بھی چائے پیتے ہیں۔ اگرچہ اس میں پائی جانے والی کیفین کچھ لوگوں کی صحت کے لیے نقصان دہ سمجھی جاتی ہے مگر اب کیفین کے بغیر بھی چائے باآسانی مل جاتی ہے۔ ہر پارٹی اور دعوت کے اختتام پر مہمانوں کو چائے پیش کرنے کا رواج کچھ اس طرح سے عام ہو گیا ہے کہ اب اس کے ختم ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

کوئی بھی دعوت اس کے بغیر ادھوری اور بے مزہ سی لگتی ہے۔

[Pause 5 seconds]

[Repeat from Exercise 3]

[Pause 3 seconds]

اب آپ اس رپورٹ کو دوبارہ سنیے۔

[Pause 3 seconds]

That is the end of exercise 3. In a moment you will hear exercise 4. Now look at the questions for this part of the exam.

مشق نمبر 3 ختم ہوئی۔ آپ تھوڑی دیر میں مشق نمبر 4 سُنیں گے۔ اب پرچے میں دیے گئے مشق نمبر 4 کے سوالات پڑھیے۔

مشق نمبر: 4

سوال نمبر: 14 تا 20

آپ بچوں کی پرورش کے بارے میں ایک اخباری نمائندے کے ساتھ ایک تجربہ کار ڈاکٹر کا انٹرویو سُن رہے ہیں۔ انٹرویو کو سُن کر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔
آپ اس انٹرویو کو دو بار سُنیں گے۔

[Pause 3 seconds]

صحافی: السلام علیکم ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر: وعلیکم السلام!

صحافی: میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے انٹرویو کے لیے وقت دیا۔ آج ہم بچوں کی تربیت کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کریں گے۔ پہلے آپ ہمیں یہ بتائیں، کیا بچے کو نظم و ضبط کی تربیت بہت چھوٹی عمر سے ہی دینی چاہیے؟
ڈاکٹر: آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ بچے ابھی کم سن ہے اس لیے اسے نظم و ضبط کی ضرورت نہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ سیکھنے کا عمل تو پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بچے کی عادات تقریباً سات سال کی عمر تک پختہ ہونے لگتی ہیں۔ اس لیے تربیت کے لحاظ سے یہ عرصہ بہت اہم ہے۔ والدین اگر بچوں کو خود نہیں سکھائیں گے تو باہر کے ماحول کا اثر ان پر زیادہ گہرا ہوگا۔

صحافی: کیا بچے صرف پیدائشی ذہین ہوتے ہیں یا ذہانت کو تعلیم و تربیت سے بڑھایا جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر: اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ذہانت وراثت میں بھی ملتی ہے۔ مگر سائنسی تحقیق سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ کچھ خاص کھیل کھیلنے سے بچوں کے ذہن میں سیکھنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ ایسے ذہنی ورزش کے کھیل بچے کی زندگی میں دو اہم تبدیلیاں لاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان کی ذہنی نشوونما پر مثبت اثرات پڑتے ہیں، اور دوسرا یہ کہ بچوں کے لیے یہ کھیل تفریح کا ذریعہ بھی ہیں، جس سے ان کے بچپن کا زمانہ خوشگوار بنتا ہے۔

صحافی: ایسے کون سے خاص کھیل ہیں، ذرا ان کی وضاحت کیجئے؟

ڈاکٹر: کئی کھیل ایسے ہیں جن کے کھیلنے سے بچوں کو کافی سوچ بچار کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لیے یہ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر الفاظ تلاش کرنا، معنی حل کرنا اور ایسے کئی کھیل جن میں خوب دماغ لڑانا پڑتا ہے۔ بظاہر تو یہ تفریحی کھیل ہیں، مگر حقیقت میں، یہ صحیح وقت پر درست فیصلہ کرنے، اور مسائل حل کرنے کی تربیت بھی دیتے ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ مل کر ایسے کھیل کھیلیں تاکہ اس طرح اکٹھے وقت گزارنے سے آپس میں قربت اور محبت بڑھے۔

صحافی: کیا ان کے علاوہ اور بھی طریقے ہیں جو بچوں کی ذہنی کارکردگی کو بہتر کر سکیں؟

ڈاکٹر: جی ہاں! آپ نے یہ تو ضرور سنا ہوگا کہ ایک تندرست دماغ کے لیے تندرست جسم کا ہونا ضروری ہے۔ اس لیے جسمانی ورزش کے کھیل بھی بہت ضروری ہیں۔ یہ آپ کی ذہانت کو تیز کرتے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جو بچے کسی

ٹیم کا حصہ بن کر کھیلتے ہیں، ان میں خود اعتمادی اور قیادت سنبھالنے جیسی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اس طرح کے کھیلوں میں حصہ لینے کے لیے بھی بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

صحافی: آج کل بچے ویڈیو گیمز بہت شوق سے کھیلتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ڈاکٹر: میری رائے میں مارکیٹ میں بکنے والی کچھ ایسی ویڈیو گیمز بھی ہیں جو بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہیں۔ کھلونے بنانے والی کچھ بڑی کمپنیاں خاص طور پر ایسی ویڈیو گیمز بنا رہی ہیں جو بچوں کی یادداشت کو تیز کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ لیکن بعض ایسی غیر معیاری گیمز بھی موجود ہیں جو لڑائی اور مار کٹائی سے بھرپور ہونے کی وجہ سے بچوں میں منفی سوچ اور انتقامی رویہ پیدا کرتی ہیں۔ میرے خیال میں حکومت کو ایسی ویڈیو گیمز پر پابندی لگا دینی چاہیے اور والدین بھی بچوں کو ایسی گیمز کھیلنے سے روکیں۔

صحافی: کھیل کے علاوہ آپ بچوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے کیا مشورہ دیں گے؟

ڈاکٹر: ماہرین کی رائے کے مطابق والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو نئی نئی چیزوں کے بارے میں بتاتے رہیں، اس سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کو ایسے سوال کرنے کا عادی بنائیں جس سے ان میں ہر چیز کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہو۔

صحافی: کیا کھانے پینے کی عادات کا بھی بچوں کے ذہن پر اثر ہوتا ہے؟

ڈاکٹر: والدین کا فرض ہے کہ بچپن سے ہی انہیں ناشتہ کرنے کی عادت ڈالیں، اس سے دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ آج کل مصروفیت کی وجہ سے ناشتے پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق جو بچے ناشتہ اچھی طرح سے نہیں کرتے وہ بہت جلد تھکن کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کا مزاج جلدی بگڑنے لگتا ہے۔

صحافی: ڈاکٹر صاحب! اتنی اچھی معلومات دینے کے لیے آپ کا بہت شکریہ۔

ڈاکٹر: آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں دعوت دی۔ آپ کا بھی شکریہ۔

[Pause 3 seconds]

اب آپ یہ انٹرویو دوبارہ سنیے۔

[Pause 3 seconds]

[Repeat from Exercise 4]

[Pause 1 minute]

That is the end of exercise 4 and of the recording. This is the end of the examination.

مشق نمبر 4 ختم ہوئی اور اس کے ساتھ ریکارڈنگ بھی ختم ہوئی

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.